نوٹیفیکیشن

13 جنوری 2014

نمبر P.A/خیبر پختونخواہ/بلز/1180/2014:۔

خیبر پختونخواہ احتساب کمشن بل، 2014 حکومت صوبائی اسمبلی خیبر پختونخواہ نے 7 جنوری 2014 کو منظور کیا جسکی توثیق گورنر خیبر پختونخواہ نے 10 جنوری 2014 کو دی۔ جو کہ بحیثیت صوبائی قانون خیبر پختونخواہ شائع کیا جارہا ہے۔

خیبر پختونخواہ احتساب کمشن ایکٹ 2014

خیبر پختونخواہ قانون نمبر 1 آف 2014

ایک قانون

جسکا مقصد خیبر پختونخواہ احتساب کمیشن قائم کرنا ہے۔

تا کہ اچھے اصلوب حکمرانی قائم ہو سکے اور مئوثر محکماتی ڈھانچہ بنایا جا سکے تا کہ بدعنوانی اور بدعنوان کاموں کا خاتمہ ہو سکے اور سرکاری افسران، جو کہ بدعنوانی میں ملوث ہوں کا احتساب ہو سکے۔

جبکہ صوبائی حکومت خیبر پختونخواہ اپنا اچھے اصلوب حکمرانیکے چارٹر کو نافذ کرنا چاہتی ہے، تا کہ قوانین کو نافذ کیا جا سکے، شہریوں کے حقوق کا تحفظ ہو سکے، اور بلا تاخیر انصاف مہیا کیا جا سکے۔ اور اچھے اصلوب حکمرانی کے تحت شفاف طریقہ سے سسٹم چلایا جا سکے اور جبکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 37 اور 38 کے

تحت، ہرشہری کا حق ہے کہ اس کو معاشرتی انصاف اور معاشرتی و مالیاتی ترقی حاصل ہو سرکاری وسائل کو استعمال کرتے ہوئے ایماندار اور مئوثر انتظامیہ کے ذریعہ۔

اور جبکہ صوبائی حکومت کا چارٹر بابت اچھی حکمرانی، چاہتا ہے کہ ایک جامع مداواتی نظام بنایا جائے تاکہ سرکاری افسران کے غلط طرز عمل پر حرکت میں آ سکے۔ جو کہ انہوں نے اپنے اختیارات کے ناجائز استعمال کرتے ہوئے کیے ہوں بذریعہ، بدعنوان کاموں،

جائیداد کی خرد برد، کک بیکس وصول کرنا، کمشن لینا، یا ان کے ذریعہ جو کہ اس سے متعلقہ ہوں اور جبکہ سرکاری افسران سے سرکاری رقم اور دیگر املاک واپس کرنا ضروری ہے، جنھوں نے بدعنوانی کی ہو اور رقم یا جائیداد وصول کی ہو اور اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا ہو۔

لہٰذا، یہ ایک خودمختار اور قابل احتساب، انسداد بدعنوانی صوبہ خیبر پختونخواہ میں بنانا ضروری ہے۔ تاکہ پبلک سیکٹر انتظامیہ کی سالمیت اور جوابدہی کو فروغ دیا جا سکے،

یہ ذیل کے طور پر نافذ کیا جا رہا ہے۔

1۔ مختصر عنوان، دائرکار اور شروعات:۔ 1 یہ قانون خیبر پختونخواہ احتساب کمیشن ایکٹ 2014 کہلائے گا۔

2 یہ تمام عوامی عہدیداران پر لاگو ہوگا جنکی ذمہ داریاں صوبہ میں سرکاری فنڈز کے استعمال سے متعلقہ ہیں۔ ان میں وہ افراد بھی شامل ہیں جن کے ذریعہ سودا جات ہوئے ہیں اور سرکاری فنڈ استعمال ہوتا ہے۔

3 یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا ماسوائے دفعہ 57 کے جو کہ دفعہ 3 کے تحت کمشن بننے کے بعد اس

تاریخ پر لاگو ہوگا جیسے سرکاری گزٹ میں حکومت نوٹیفیکیشن کرے۔

2۔ **تعریفات؛۔** اس قانون میں، جہاں تک سیاق وسباق کے منافی نہ ہو۔

الف **ملزم؛۔** کا مطلب وہ شخص ہوگا جس کے بارے میں مناسب معلومات ہوں کہ وہ ایک ایسے جرم کا مرتکب ہوہے جو کہ اس قانون کے تحت چلایا جائے گا۔ یا وہ کمشن کے پاس چلنے والی انکوائری یا تفتیش کا حصہ ہے یا کسی دیگر ادارے، جسکو کمشن نے اس نسبت اختیار دیا ہوا ہو۔

ب **اثاثے؛۔** کا مطلب وہ تمام جائیداد جو کہ کسی ملزم کی ملکیت ہو یا اس کے کنٹرول میں ہو یا اس کی ہو بلا واسطہ یا چاوا سطہ یا لینامی طور پر اپنے گھروالی یا رشتہ دروں یا ساتھیوں کے نام پر ہے چاہے پاکستان کے اندر یا باہر جسکی نسبت وہ معقول جواز پیش نہیں کرسکتا یا جسکی رقم کی ادائیگی مکمل وہ ثابت نہیں کرسکتا یا قانونی ناجائز ادائیگی۔

ج) **ساتھیوں کا مطلب؛۔**

١ کوئی بھی شخص جو ملزم کے اکاؤنٹس کی دیکھ بھال کرتا رہا ہو یا اس سے مفاد حاصل کررہا ہو یا مفاد حاصل کیا ہو۔

٢ افراد کی کوئی بھی تنظیم، انفرادی افراد کی باڈی، شراکت داری فرم یا پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی آرڈیننس 1984 کے تحت ہو، جسکا ملزم ممبر ہو یا رہا ہو۔ شراکت دار ہو یا ڈائیریکٹر ہو یا جسکی ترقی، قیام، تنظیم یا چلایا ملزم نے ہو چاہے تنہا یا مشترکہ طور پر دیگر افراد کے ساتھ۔

٣ ایک ٹرسٹ کا ٹرسٹی جسکو ملزم نے نامزد کیا ہو یا جس کا ملزم خود بھی ٹرسٹی ہو یا فائدہ خور

ہو۔

۴ ایک بیعنامی دار۔

چ) بیعنامی دار وہ شخص ہوتا ہے جو کہ ملزم کے منافع کیلئے اور خوشی کے لئے کوئی بھی جائیداد ملزم کی قلی طور پر پاس رکھتا ہے۔

ح) **وزیراعلیٰ کا مطلب؛۔** وزیراعلیٰ خیبرپختونخواہ

خ) **ضابطہ کا مطلب؛۔** ضابطہ فوجداری 1898

د) **کمشن کا مطلب؛۔** خیبرپختونخواہ احتساب کمشن جو کہ دفعہ 3 کے تحت بنا ہو۔

ذ) **کمشنر کا مطلب؛۔** کمشنر کا مطلب جو کہ دفعہ 8 کے تحت تعینات ہوئے ہیں۔ان میں چیف احتساب کمشنر بھی شامل ہے۔

ر) **شکایت کا مطلب؛۔** ایک تحریری دستاویز جو کہ شکایت کنندہ نے داخل کی ہو،اس پر دستخط کیا ہواور اسکی تصدیق برحلف کی ہو۔اور اپنی تفصیل اور شناختی کارڈ کی کاپی لگائی ہو۔

ز) **کرپشن اور بدعنوانیوں کا مطلب؛۔** وہ جرائم جو کہ دفعہ 23 کے تحت دیئے گئے ہیں اور اس قانون کے تحت چلائے جائیں گے۔

س) **عدالت کا مطلب؛۔** احتساب عدالت جو کہ دفعہ 41 کے تحت قائم ہوئی ہے اس قانون کے تحت مقدمہ چلانے کیلئے۔

ش) **ڈائریکٹر جنرل کا مطلب؛۔** ڈائریکٹر جنرل کمشن کا،جو کہ دفعہ 12 کے تحت تعینات کیا گیا ہو۔

ص) **گھرانہ کا مطلب:۔** والدین،شریک حیات، بچے، بھائی اور بہنیں۔

ض) **حکومت کا مطلب:۔** حکومت خیبر پختونخواہ

ط) **گورنر کا مطلب:۔** گورنر خیبر پختونخواہ

ظ) **منافع کا مطلب:۔**

۱ وہ پیسہ،عطیہ،تحفہ،قرض،فیس، قیمتی سلامتی،املاک یا جائیداد میں دلچسپی، چاہے انفرادی یا مشترکہ،منقولہ یا غیر منقولہ، مالی فائدہ یا دیگر اسی قسم کا فائدہ۔

۲ کوئی بھی عہدہ، وقار، ملازمت، معائدہ ملازمت، مدت، معائدہ جس میں ملازمت دینے کا وعدہ ہو یا خدمات سرانجام دینا۔

۳ کوئی بھی ادائیگی ،اخراج کسی قرضے کا اختتام، ذمہ داری یا کوئی بقایا داری، چاہے مکمل ہو یا نہ۔

۴ کسی بھی قسم کی رعایت ،چھوٹ،کمشن ،بونس کٹوتی فی صد۔

۵ کسی قسم کی رقم ،یارقم کی مالیت یا قیمتی چیز کا مطالبہ۔

۶ کوئی بھی دیگر خدمت یا تعاون، کسی بھی جرمانے یا معذوری سے بچانے کے لئے۔ جو کہ کسی بھی قسم کی کاروائی بابت نظم ونسق، دیوانی،فوجداری،اگر کاروائی جاری ہو یا ہونے والی ہو،بشمول کسی بھی اختیار کا استعمال یا اس کا استعمال نہ کرنا جو کہ سرکاری ڈیوٹی میں شامل ہو اور

i۷ کوئی بھی پیشکش،شرط یا وعدہ،مشروط ہو غیر مشروط، کسی مفاد کے وعدے کے ساتھ جو

کہ پہلے دیے گئے شقوں کے مطابق۔

ع) **قانون ساز کمیٹی؛۔** دفعہ 5 کے تحت قائم شدہ گورننس اور احتساب پر قائم کمیٹی۔

غ) **حکم کا مطلب؛۔** حکم کا مطلب قانون شہادت حکم 1984

ف) **تعزیرات؛۔** کا مطلب تعزیرات پاکستان

ق) **شروع؛۔** کا مطلب شروع با قائدہ

ک) **صوبہ؛۔** کا مطلب صوبہ خیبر پختونخواہ

گ) **صوبائی اسمبلی؛۔** کا مطلب صوبائی اسمبلی صوبے کی۔

م) **عوامی دفتر کا حامل کا مطلب؛۔**

i کا مطلب کرپشن ایکٹ 1947 کے دفعہ 2 میں دیے گئے۔

ii جس کے تحت صوبائی اتھارٹی کا استعمال ہے۔ چاہے تعینات ہو منتخب شدہ ہو، مستقل ہو یا عارضی، معہ ادائیگی یا بلا معاوضہ، اسکی سینیارٹی سے قطع نظر۔

iii ایک شخص، جو کہ سرکاری کام کرتا ہے، بشمول عوامی انٹر پرائز، غیر ملکی فنڈ سے چلنے والا عوامی پروگرام، یا دیگر کوئی شخص یا انٹر پرائز جو کہ صوبے کا عوامی پیسہ استعمال کرتا ہو، یا کوئی عوامی خدمت کرتا ہو، جیسا کہ کسی بھی قانون میں دیا گیا ہو۔

iv کوئی بھی دیگر شخص یا ادارہ جو کہ حکومت کی ملکیت ہو یا زیر اثر ہو بلا واسطہ

ہ) **ضوابط کا مطلب؛۔** اس قانون کے تحت بننے والے ضوابط۔

ن) **ریفرنس؛۔** کا مطلب عدالت میں دائل کیا جانے والا ریفرنس جو کہ ڈائریکٹر جنرل یا اس

کے نامزد کردہ شخص نے دائر کیا ہو دفعہ 36 کے تحت۔

و) **رپورٹ؛۔** کا مطلب وہ رپورٹ جو کہ دفعہ 17 سے قبل تیار کی گئی ہو۔

ھ) **قواعد؛۔** کا مطلب اس قانون کے تحت بننے والے قواعد

ء) **شیڈول؛۔** اس ایکٹ سے منسلکہ شیڈول

ی) **تلاش اور سیکروٹنی کمیٹی؛۔** کا مطلب اس قانون کے تحت بننے والی تلاش اور سکروٹنی کمیٹی ہے۔

ے) **سیکٹری؛۔** کا مطلب ہے اس کمشن کے حصے جو کہ دفعہ 11 میں دئے گئے ہیں۔

حصہ اول

خیبر پختونخواہ احتساب مشن

3 **کمشن کا قیام؛۔** اس قانون کی شروعات ہونے کے فوراً بعد، حکومت ایک کمشن بنائے گی جسکا نام خیبر پختونخواہ احتساب کمشن ہوگا۔

4 **کمشن کی ساخت؛۔** ۱ کمشن پانچ کمشنرز پر مشتمپ ہوگا جو کہ تلاش کمیٹی اور سکروٹنی کمیٹی کی جانب سے نامزد کردہ ہونگے اور انکی منظوری قانون ساز کمیٹی برائے حکمرانی اور احتساب اس قانون کی دفعات کے مطابق دے گی۔

۲ کمشنرز کی مدت ملازمت 4 سال ہوگی اور دوبارہ اس عہدے کے قابل نہ ہوگا۔

۳ جب بھی کمشنر کی پوسٹ اپنی مدت سے قبل خالی ہوجائے تو قانون ساز کمیٹی، تلاش کمیٹی اور سکروٹنی کمیٹی کی جانب سے دئے گئے ناموں میں سے کسی کو بقایا مدت کے لئے نامزد کرے گی۔

۴ کمشنرز کی کوئی کاروائی بھی غیر قانونی نہ ہوگی اس وجہ سے کہ کمشنر کی جگہ خالی ہے

۵ ایک شخص اس وقت تک کمشنر تعینات نہیں ہو سکتا جب تک وہ

ا پاکستان کا شہری ہو۔

ب خیبر پختونخواہ کا مستقل رہائشی ہو۔

ج ایک اچھی ساکھ رکھتا ہو اور اعلیٰ اخلاقی سلیت اور مہارت رکھتا ہو۔

چ نیک، ایماندار اور اچھے کرادر کا حامل ہو۔

خ ذہنی اور جسمانی طور پر تندرست ہو۔

ح وہ گریجویٹ ہو اور متعلقہ شعبہ میں 20 سال کا تجربہ رکھتا ہو۔

د کم از کم 40 سال کی عمر کا ہو، اپنی تعیناتی یا چناؤ کے وقت

ذ اپنے اثاثہ جات کا اعلان کیا ہوا ہو۔

۶ کمشنر اپنا عہدہ کھو دے گا۔

ا اگر اسے کسی اخلاقی جرم میں سزا ہو جائے۔

ب وہ دیوالیہ ہو جائے۔

ج اس کو میڈیکل بورڈ نے ذہنی یا جسمانی طور پر ناکارہ قرار دیا ہو بطور کمشنر کام کرنے سے۔

چ کمشن کی پانچ مسلسل میٹنگ میں غیر حاضر ہو، بغیر کمشن کی اجازت کے۔

خ وہ کسی بنک، یوٹیلیٹی بلز یا سرکاری واجبات کا نادھندہ ہو۔

۷ کمشنر اپنی ہاتھ کی تحریر سے استعفیٰ گورنر کو دے سکتا ہے۔

۸ کمشن میں بطور کمشنر تعیناتی کے وقت۔

ا کسی سرکاری عہدے پر نہ ہواور نہ ہی کسی سیاسی پارٹی کا رکن ہو۔تاوقتیکہ اس نے اس سے قبل ایک سال اس سے استعفیٰ دیا ہو۔

ب کوئی اور کام کرتا ہو،جسکی وہ تنخواہ یا مراعات وصول کرتا ہو۔

۹ اگر ایک شخص کمشنر بنا ہے تو وہ سبکدوشی کے دو سال بعد تک کوئی بھی سرکاری عہدہ نہیں لے سکتا ہے۔

۱۰ کمشنر اپنی مدت ملازمت کے دوران اگر کسی بھی انکوائری،تفتیش،مباحثہ یا فیصلہ سے اس کا کوئی مفاد وابسطہ ہو تو وہ اس کے شروع ہونے سے قبل تحریری طور پر اس بابت کمشن کو اطلاع کرے گا۔

وضاحت۔ اس حصہ کے مقصد کیلئے،ایک کمشنر اگر یہ سمجھتا ہے کہ اس معاملہ میں دلچسپی ہے اگر اسے کسی قسم کی دلچسپی ہے،مالی یا کسی اور طرح کی،ایسے معاملہ میں اسکے فرائض کی منصب ایمانداری سے ادائیگی میں تنازعہ پیدا ہو سکتا ہے۔

ایسا معاملہ جس سے اس کے فرائض منصبی،دینداری سے ادا کرنے ہیں اس ایکٹ کی روشنی میں تنازعہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی صلاحیت اسی معاملہ کو انصاف کے مطابق حل کرے یا بغیر طرفداری مشورہ دے۔

۱۱ ذیلی دفعہ 10 کے تحت بات سامنے آنے کے بعد اس کو کمشن کے اجلاس کی Minets میں لکھا جائے گا اور ایسا کام ہونے کے بعد کمشنر

ا نہ حصہ لے گا اور نہ ہی کوئی غور وغوص کرے گا کمشن کی میٹنگ میں

ب کمشن کے کورم کو پورا کرنے کے مقصد کیلئے اس کو مدنظر نہیں رکھا جائے گا

۱۲ اس قانون کے تحت کاموں کی ادائیگی کے سلسلے میں حکومت کمشنروں کو اعزازیہ اور وظائف، کے تعین کی اجازت دے سکتی ہے۔

5 قانون ساز مجلس:۔ ا ایک ماہ کے اندر اس ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد صوبائی اسمبلی کے سپیکر گورنمنٹ اور حزب اختلاف صوبائی اسمبلی میں مشاورت سے، قانون ساز اسمبلی بنائیں گے۔قانون ساز مجلس 10 صوبائی اسمبلی کے ممبران پر مشتمل ہوگی، جو مشتمل ہوگی برابر نمائندگی حکومتی اور حذب اختلاف کے بنچوں کے۔

۲ قانون ساز مجلس کی سربراہی صوبائی مجلس کے سپیکر کریں گے تاہم سیکٹری صوبائی اسمبلی سیکٹری قانون مجلس کے فرائض سرانجام دے گا۔

۳ قانون ساز مجلس کے اختیارات:۔

ا تلاش اور جانچ پڑتال کی کمیٹی کیلئے نامزدگی کی تصدیق

۲ کمشن کے کمشنر کے دفتر کیلئے نامزدگی تصدیق۔

۳ نامزدشدہ کو کمشنر یا رکن تلاش، جانچ پڑتال کمیٹی 1/3 اکثریت سے مسترد کرتے ہیں ۔اور

۴ کمشن کی طرف سے پیش کردہ رپورٹ پر نظر ثانی کرنا۔

6 **تلاش وجانچ پڑتال کمیٹی کا قیام:۔** ا پہلی تلاش و جانچ پڑتال دفعہ 7 کے تحت بنے گی جو دیکھے گی

اس کے بعد بننے والی تلاش و جانچ پڑتال کمشن اور کمشنرز کو۔

۲ جب بھی کوئی سیٹ یا جگہ تلاش، جانچ پڑتال کمیٹی میں خالی ہوگی یا کمشنر کی جگہ خالی ہوگی تلاش و جانچ پڑتال کمیٹی اس جگہ کو اس ایکٹ کے تحت پر کریں گے۔

۳ تلاش و جانچ پڑتال کمیٹی 5 ممبران کم از کم ایک عورت جو اعلیٰ اخلاق، اچھی شہرت اور اعلیٰ تعلیم یافتہ، پر مشتمل ہوگی۔

مزید یہ کہ ایسا کوئی آدمی جو کہ حکومتی سروس یا کسی سیاسی پارٹی کا عہدیدار تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی کا ممبر نہیں بن سکتا جب تک وہ ایک سال پہلے سے مستعفی نہ ہو جائے۔

۴ کسی شخص کی اس وقت تک تقرری تحت ممبر تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی نہیں کی جائے گی جب تک!

ا پاکستانی شہری ہو۔

ب مستقل رہائشی خیبر پختونخواہ صوبہ کا ہو۔

ج اعلیٰ اخلاق یافتہ اچھی شہرت اعلیٰ اقدار اور مہارت رکھتا ہو

د نیک ایماندار اور اچھے کردار کا شخص ہو۔

ذ 40 سال کم عمر نہ ہو اور 75 سال سے زائد عمر کا انتخاب کے سال میں نہ ہو۔

ر قانون کے مطابق ان کے اثاثوں کا اعلان۔

۵ پہلی تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی کے ارکان کو چھوڑ کر جن کا دفعہ 7 کے تحت انتخاب کی ہے۔ تلاش اور جانچ پڑتال کی کمیٹی ذمہدار ہوگی اپنے بعد کے رکن یا ارکان کے منتخب کرنے کے 6 ماہ پہلے ارکان کی تلاش اور

جانچ پڑتال کمیٹی کے رکن کی ختم ہونے سے یامدت انتخاب

فوراًاسی وقت جگہ خالی ہونے پر،صورت حال کے مطابق اور کمشنر کی نامزدگی کے عمل تحت دفعہ 8 تبدیل تبادلے کیلئے درخواست دیں۔اور ارکان کی تصدیق ہوگی تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی کیلئے۔

۶ اراکین تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی تمام اراکین میں سے ایک کا انتخاب بطور امیر کرے گی، جوکہ تمام انتظامی ذمہ داریاں تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹیوں کی دیگر ممبران کے ساتھ ،اور اگر کہیں تضاد ہوتو کثرت رائے سے فیصلہ ہوگا۔

۷ تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی مئوثر کارکردگی کے لئے اجلاس کرے گی جس کے لئے 2/3 کی اکثریت ضروری ہے۔

۸ تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی چار سال کے عرصہ کیلئے جس میں توسیع نہیں ہوسکتی خدمت کرے گی۔

تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی کی خدمت کے اخراجات کمشن برداشت کرے گا،اور کمشن معتمدی عملہ تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی کومعاونت کیلئے دی گی۔

۹ رکن تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی اپنے ہاتھ کی لکھائی سے گورنر کواپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکتا ہے۔

۱۰ تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی کے رکن کواس وقت تک اپنے عہدے سے نہیں ہٹایا جاسکتا جب تک میڈیکل بورڈ حکومت کی جانب سے بنایا گیا حکومت کی جانب سے طبعی یا ذہنی سبب کا فیصلہ دے اور اسے قانون ساز کمیٹی 3/4 اکثریت سے منظور نہ کرے۔

قانون ساز کمیٹی اس رکن کو سننے کا حق رائے شماری سے پہلے دے گی۔

7 **پہلی تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی کے ارکان کی تقرری؛۔** ا اس ایکٹ کے لاگو ہونے کے بعد، حکومت 15 دنوں کے اندر امیدواروں کے نام نامزد دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ 3 کرے گی، جس میں سے کم از کم ایک عورت ہو گی۔ اور اس فہرست کو سیکٹری کو بھیجے گی۔ اور اس طرح عوام کیلئے ظاہر کرے تا کہ عوام امیدواروں پر تبصرے اور اعتراضات 6 ماہ کے اندر اندر سیکٹری کو بھیج سکتے ہیں.

۲ تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی کے لئے نامزد فہرست 7 دنوں کے اندر فہرست کو سیکرٹری قانون ساز کمیٹی کو ہمراہ عوامی تبصروں اور اعتراضات بھیجے گی۔

۳ قانون ساز کمیٹی 7 دنوں کے اندر وصول شدہ فہرست نامزدگی، اور عوامی تبصروں اور عتراضات کی روشنی میں سادہ اکثریت سے امیدواروں کا چناؤ کریں گے یا مسترد کریں گے۔ اگر قانون ساز کمیٹی کی امیدوار کا چناؤ یا مسترد نہیں کرتی تو اس امیدوار کا حتمی چناؤ سمجھا جائے گا۔

۴ اگر کسی امیدوار کو قانون ساز کمیٹی مسترد کرتی ہے، وہ اپنے اس فیصلہ سے حکومت کو مطلع کریں گے اور حکومت 7 دنوں کے اندر کسی دوسرے امیدوار کو نامزد کرے گی اور قانون ساز کمیٹی مندرجہ بالا دفعات کی روشنی میں فیصلہ کرے گی۔

۵ حکومت 10 دنوں کے اندر تعیناتی کرنے میں ناکام ہو جائے امیدواروں کی نامزدگی فہرست وصول ہونے کے بعد، وہ امیدوار اپنے آپ کو تقرر امیدوار سمجھے گا۔

اگر گورنر فہرست نامزدگی کی وصولی کے 10 دنوں کے اندر تقرری کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے تو ایسے نامزد امیدوار کامیاب امیدوار سمجھے جائیں گے اور گورنمنٹ اس کے مطابق نوٹیفیکیشن جاری کرے گی۔

۲ دفعہ 6 کے ذیلی دفعہ 10,9,8,7,6 پہلی تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی پر لاگو ہونگے جن کی اس دفعہ کے تحت تقرری ہوئی۔

8 ضابطہ تقرری کمشنر؛۔ ا تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی کمشنر کی تقرری کیلئے درخواستیں بذریعہ اخبار اشتہار عام عوام سے طلب کرے گی۔

۲ ذیلی دفعہ ا کے تحت تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی، قانون ساز کمیٹی کو بھیجے گی؛ ایسے شخص کا نام جو اعلیٰ اقدار، عزت، شہرت کا حامل ہو۔ جس کی تقرری کمشنر کیلئے ہو سکے۔ جس نے ذیلی دفعہ 1 کے تحت درخواست نہ کی ہو گی۔

۳ تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی امیدواروں کی اہلیت کی جانچ پڑتال درجہ ذیل طریقہ کار کے مطابق کرے گی۔

ا ہر رکن ہر اہلیت یافتہ امیدوار کو تین دراجات میں سے ایک درجہ دے گا۔ جو پہلا درجہ علامت ہو گی ناموزوں اور تیسرا علامت ہو گی موزوں تریں کی، اہلیت شیٹ پر سیاہی والے قلم سے پانچ قابلیتیں، دیانتداری، تعلیمی قابلیت، متعلقہ تجربہ وصوبائی رتبہ اور عوامی خدمت میں حصہ۔

ب ایمانداری پر کسی ایک کمیٹی ممبر کا ایک سکور ایک امیدوار کو نا اہل قرار دے گا۔

ج رکن اسی دن اسی وقت اہلیت کیلئے بیان حلفی دے گی۔ لیکن تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی کے ارکان کی مشاورت کے بغیر۔

د رکن وصول کرے معلومات اور تفصیلات امیدواروں کی سربامہر اور لگائے گا۔ انگھوٹا

جات، اہلیت شیٹ پر دستخط کرے گا اور اسے واپس کرے گا سربامہر لگا کے۔

ہ ہر امیدوار کے مجموعی سکور کی روشنی میں پہلے 30% کل امیدواروں کے یا کم سے کم تین امیدوار ہر عہدے کیلئے شارٹ لسٹ انٹرویو کیلئے کئے جائیں گے۔

و شارٹ لسٹ امیدواروں کے نام عوام کی جانچ کیلئے رکھے جائیں گے اعتراضات کرنے کیلئے 15 دنوں کے اندر اندر۔

ذ عوام کے جانچ پڑتال کے دنوں کے ختم ہونے پر شارٹ لسٹ امیدواروں کے انٹرویو تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی لے گی جس میں ہر رکن کرے گا ہر امیدوار سے ایک جیسے سوال برابر تعداد میں۔

خ ہر امیدوار کی اہلیت جانچیں گے درجہ پر ایک سے تین تک ایک سے ناموزوں اور تین سے موزوں ترین، اور درجات لگائے جائیں گے اہلیت شیٹ پر سیاہی والے قلم سے اور

ط تمام انٹرویو ایک ہی دن لئے جائیں گے اور امیدواروں کے انٹرویو کے آخر میں اہلیت شیٹ تمام ارکان سے اسی وقت میرٹ لسٹ کی تیاری کے لئے ہر امیدوار کے سکور شامل کر کے جمع کی جائے گی جس کی تصدیق ہر رکن کے دستخط کے ذریعے ہوگی۔

4 تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی میرٹ لسٹ کے مطابق قانون ساز کمیٹی کو سفارش کرے گی ایک نا ہر ایک عہدے کیلئے کمشن پر۔ اور سب سے زیادہ سکور کرنے والا امیدوار ہوگا چیف احتساب کمشنر اور عوام کیلئے نامزد امیدواروں کے نام ظاہر کرے گا تا کہ ان پر تبصرے اور اعتراضات عوام کی طرف سے امیدواروں کے خلاف

سیکٹری کو بھیجے جا سکیں۔

5 15 دنوں کے اندر نامزد شخص یا اشخاص تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی کی جانب سے اورعوام کے تبصروں اوراعتراضات کی روشنی میں جونامزد اشخاص کیلئے تھے۔قانون ساز کمیٹی نامزد شخص یا اشخاص کی تقرری کرے گی جسے دعویٰ ہوگا، جب تک نامزد شخص 3/4

اکثریت سے مسترد کیا جائے۔اگر قانون ساز کمیٹی 3/4 اکثریت سے نہ تو نامزدامیدوار کی تقرری کرتی ہےاور نہ ہی مسترد کرتی ہےتو نامزدامیدوارتقررشدہ سمجھا جائے گا۔

6 سیکٹری نامزدامیدواروں کے نام بھیجے گا یا جونامزد گورنر کی طرف ست تقرری کیلئے سمجھے جائیں گے۔اگر گورنر ناکام ہو جائے تقرری کرنے میں 10 دنوں کے اندر وصولی لسٹ نامزدگی امیدواروں کے بعد، ایسے نامزدامیدوارتقرر سمجھے جائیں گے۔اور گورنمنٹ اس کے مطابق نوٹیفیکیشن جاری کرے گی۔

7 تلاش اور جانچ پڑتال کمیٹی کمشن کی طرف سے عہدہ کی اطلاع یابی پر یا 6 ماہ عہدہ کے خال ہونے سے قبل وتقرری کا پراسس مندرجہ بالا طریقہ سے شروع کریں گے۔

9 **کمشن کے اختیارات اور ذمہ داریاں**؛۔ کمشن کے پاس اختیارات ہوں گے کہ

ا ڈائریکٹر جنرل کی تعیناتی ، پراسیکیوٹر جنرل اور ڈائریکٹر انٹرنل مونیٹرنگ اورعوامی شکایات ونگ کمشن کے مئوثر انتظامات کیلئے اور قانونی زمہ داریوں کو بطریق احسن سرانجام دیا جا سکے۔

ب منظور شدہ تنظیمی ساخت اور ملازمتیں پر کی جائیں گی ملازمیں سے دفعہ 11 کے ذیلی دفعہ 4 کے تحت اور کسی ملازمت کی تخلیق یا منسوخی کریں گے۔

ج کمشن کے سالانہ بجٹ کی منظوری دیں گے۔

د اس ایکٹ کے تحت اصلاحات کی منظوری دیں گے۔

ذ جاری کریں گے پالیسی ہدایات سے کمشن کیلئے، اس کے آفیسر اور ملازمین کیلئے

ہ کمشن کی مجموعی کارکردگی کی نگرانی، اس کے آفیسر اور ملازمین کی ان کے روزمرہ کے کاموں میں مداخلت کئے بغیر۔

غ کمشن کے آفیسرز کو منتقل کریں گے اختیارات اور افعال، تاکہ اس ایکٹ مؤثر نفاذ ہو سکے۔

ط ملازمین کی خدمت کے شرائط و ضوابط طے کرنا اور کمشن کی انسانی وسائل کی پالیسی کی منظوری۔

ق کسی بدعنوانی کے الزمات کی تحقیقات اور کمشن کے اندر بدعنوانی کے عمل یا کوئی آفیسر یا کمشن کا ملازم اور مناسب احکامات صادر فرما سکتا ہے اور

ی اس ایکٹ کے تحت دئے جانے والے اختیارات اور طاقت کو استعمال کر سکتا ہے۔

10 **کمشن کے اجلاس:۔** ا کمشن اپنے افعال میں مؤثر کاروائی کیلئے مہینے میں ایک دفعہ میٹنگ کرے گا۔

۲ کمشن کے کسی اجلاس کیلئے 2/3 اکثریت کورم پورا کرے گی۔

۳ کمشن کے تمام فیصلے کمشنرز کی اکثریت سے ہوں گے دوسری صورت میں اس ایکٹ کے مطابق

۴ کمشن مقررہ طریقہ سے اجلاسوں کے طریقہ کار ، منٹس کی ریکارڈنگ اور دوسرے ذیلی

معاملات کا تعین کریں گے۔

11 **کمشن کا تنظیمی ڈھانچہ:۔** ۱ کمشن ڈائریکٹر جنرل درجہ ذیل ہوں حصوں پر مشتمل ہوگا۔

ا معلومات اور ڈیٹا پراسیسنگ ونگ

ب تحقیقاتی ونگ

ج استغاثہ ونگ

د معلومات اور آڈٹ ونگ

ذ اندرونی نگرانی اور شکایات ونگ اور

ہ انسانی وسائل ونگ

۲ ہر ونگ ڈائریکٹر کی سربراہی میں ہوگا۔ جس کی تعیناتی قوائد وضوابط کے مطابق ہوگی۔

۳ ہر ونگ کا ڈائریکٹر ذمہ دار ہو گا نگرانی کیلئے، وکالت کیلئے، تربیت کیلئے اور متعلقہ ونگ کا مئوثر انتظام اور کام کاج، پالیسی، اقدامات کی سفارش کیلئے ذمہ دار ہوگا۔

۴ دوسری صورت اس ایکٹ کے مطابق ،عملہ، ہر ونگ کا ملازم تعینات ہو گا صاف اور شفاف طریقہ سے انسانی وسائل ونگ کی طرف سے انسانی وسائل پالیسی کے تحت، جو کہ ڈائریکٹر جنرل سے منظوری حسب ضابطہ طور پر جو کہ نوکری کے لئے وضع شدہ اصول وضوابط جو کہ حکومت نے ایسے ملازمین کی تعیناتی کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور ان کی اسکے مطابق ہی برخاستگی معطلی بھی ہوسکتی ہے۔

۵ کمشن کے ہر شعبے میں تعینات ہونے والا ہر افسر اور ماتحت کمشن کی جانب سے مرتب شدہ اصولوں کے تحت ہی تنخواہ و دیگر مراعات کے حقدار ہونگے۔

۲ کسی دیگر قانون میں موجودگی سے قطعہ نظر کمشن تعیناتی کیلئے تمام اصول وضوابط خود طے کرے گا اور خود ہی تعیناتی کرے گا۔ اس ضمن میں پبلک سروس کمشن کے ضوابط اور تقرری اجازت کی ضرورت نہ ہوگی۔

ڈائریکٹر جنرل:۔ ا کمشن قوائد وضوابط میں دئے گئے طریقہ کار کے مطابق، جیسا کہ کمشن نے دیا ہو، ایک ڈائریکٹر جنرل تعینات کرے گا۔

بشرطیکہ یہ تعیناتی تلاش اور جائز کمیٹی اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے اصولوں کے مطابق کرے گی۔

۲ ڈائریکٹر جنرل ایک بار ہی 4 سال کی مدت کیلئے بن سکتا ہے۔ اور دوبارہ تعیناتی کا اہل نہ ہوگا اور یہ وقت دفتر میں چارج لینے سے شروع ہوگا۔

۳ ڈائریکٹر جنرل عہدہ پر تعیناتی کا اہل نہیں رہے گا۔

ا اگر وہ کسی اخلاقی جرم میں سزا ہو جائے۔

ب اگر وہ دیوالیہ قرار دیا جائے۔

ج اگر وہ کسی میڈیکل بورڈ کی جانب سے ان فٹ قرار دیا جائے۔

د اگر وہ یوٹیلیٹی بل یا بنک کا بقایا دار ہو جائے۔

ذ اگر کمشن اس کو کسی اختیار کے ناجائز استعمال پر انکوائری اور شنوائی کے بعد قصوروار قرار دے۔

۴ ایسے شخص کی تعیناتی بطور ڈائریکٹر جنرل نہیں ہوگی جو

ا پاکستان اور خیبر پختونخواہ کا شہری نہ ہو۔

ب اچھی شہرت اور نیک نام شخص ہو۔

ج ذیل کے مطابق ہو۔

ا گریڈ 21/22 کا ریٹائرڈ سرکاری ملازم ہو۔

۲ ایک قانون دان ہو جو کہ ہائی کورٹ کا جج بننے کا اہل ہو۔اور ایسے پیشہ ورانہ کیریئر میں امتیازی حیثیت میں کام کر چکا ہو۔

د تعیناتی کے وقت 40 سال سے کم اور 65 سال سے زیادہ عمر نہ ہو۔

ج اپنے اثاثہ جات قانونی طور پر بتا چکا ہو۔

۵ ڈائریکٹر جنرل نہیں کرسکتا۔

ا کسی بھی سرکاری عہدہ پر تعیناتی یا کسی سیاسی جماعت کے عہدیدار کے طور پر، جب تک کہ وہ ایسی حیثیت سے اس سے پہلے مستعفی نہ ہو جائے۔

ب کسی دوسری تعیناتی کا حقدار جس سے مالی منفعت حاصل ہوتی ہو۔

ج اپنے ذریعہ معاش بوقت تعیناتی نہیں کرسکتا۔

۶ اگر کسی معاملے کی چھان بین میں ڈائریکٹر جنرل کا کوئی ذاتی مفاد آتا ہو تو وہ پہلے تحریری طور پر کمشن کو اپنے مفاد اور معاملے کی تفصیل بتائے گا۔اور کمشن اس ضمن میں ہر وہ ضروری کام کرے گا۔ تا کہ کام مکمل ہو سکے،

تفصیل:۔ اس دفعہ کے اطلاق کے لئے اس میں ذاتی مفاد سے مراد مالی مفاد ہوگا اور ایسا مفاد جو کہ اس کی قانونی ذمہ داریوں اور انصاف کے درمیان حائل ہو سکتا ہو۔اور اس سے اس کی قانونی ذمہ داریاں پورے کرنے سے پہلو تہی کرنے کے بارے میں شائبہ ہو سکے۔

۷ جو شخص بطور ڈائریکٹر جنرل تعینات ہو چکا ہو وہ اسکے دو سال بعد تک وہ کسی بھی سرکاری عہدہ پر تعینات نہیں ہوسکتا۔

۸ ڈائیریکٹر جنرل گورنر کو اپنا استعفیٰ پیش کرسکتا ہے

13 ڈائریکٹر جنرل کے اختیارات اور ذمہ داریاں:۔ ڈائریکٹر جنرل کمشن کے انتظامی اور روزمرہ کے امور کا جواب دے ہوگا۔ جو کہ یہ قانون میں کرتا رہے۔ اور وہ کمشن کے بل بوتے پر اپنی کارکردگی اور فرائض کو مندرجہ ذیل اختیارات کے تحت سرانجام دے گا۔

ا جنکو ڈائریکٹر جنرل یا کمشن کا آفیسر اختیارات دے گا۔ کہ وہ مکمل دیکھ بھال اور رہنمائی کرے گا اور ہر اس دستاویز یا تحقیق جو کمشن سے متعلق کسی بھی معاملے یا کسی بھی انکوائری یا معلومات جو کمشن کے پاس دائر ہوگئی یا کمشن کے پاس ضبط شدہ یا واپس، پراپرٹی کو استعمال کرے کرنا۔ حکومت کے کسی بھی ادارے کی وفاقی حکومت، ضمنی گورنمنٹ، بنک مالیاتی ادارے کوئی بھی شخص یا افسر مجاز یا ادارہ یا ڈیپارٹمنٹ، نجی شعبہ یا سرکاری شعبہ کسی بھی صورت میں جہاں پر ضمانت کا احتمال ہوگا۔

ب ڈائریکٹر جنرل یا کمشن کی طرف سے نامزد کردہ افسر اپنے روزمرہ انکوائری یا تفتیش کسی مجرم کی اس قانون کے تحت کرے گا۔

ا اس ایکٹ کی کسی شق یا ضابطے کی خلاف ورزی کی صورت میں کسی بھی شخص سے پوچھ تاچ کرسکتا ہے۔

۲ کسی بھی شخص سے کوئی بھی دستاویز یا چیز جو کہ انکوائری یا تفتیش کیلئے ضروری

ہو منگوا سکتا ہے۔

٣ کیس بھی کیس کی تفتیش کیلئے اسکے معاملات سے واقفیت والے کسی بھی محکمے کو کسی شخص سے معلومات کا کہہ سکتا ہے۔

٤ جبکہ اس بات کا اندیشہ ہو کہ اس ایکٹ کے تحت کوئی جرم سرزد ہو ہے۔تو ڈائریکٹر جنرل، عدالت کی پیشگی تحریری اجازت کے ساتھ کسی تفتیش یا تفتیشی ایجنسی کو ہدایت کر سکتا ہے۔ کہ کسی شخص کی نگرانی کریں اور وہ معلومات اس شخص کے خلاف استعمال ہوسکتی ہیں بطور ثبوت۔

بشرطیکہ عدالت اس شخص کو نوٹس کئے بغیر صرف اس صورت میں اجازت دے گی اگر کمشن بادی النظر میں اپنا کیس بنانے میں کامیاب ہو جائے۔

بشطیکہ مزید اس نگرانی کے ذریعے حاصل ہونے والی معلومات کو صیغہ راز میں رکھا جائے گا۔ اور وہ قانونی کاروائی کے علاوہ کسی دیگر طریقے سے استعمال نہ ہوسکیں گے۔

C ڈائریکٹر جنرل، یا اس کی جانب سے نامزد کردہ شخص، قانون نافذ کرنے والے ادارے کی معاونت حاصل کر سکتا ہے صوبہ میں تا کہ مناسب تفتیش ہو سکے ملزم کے خلاف جو کہ کمشن نے شروع کی ہے۔

D ڈائریکٹر جنرل یا کمشن نامزد کردہ افسر جو کہ ڈائریکٹر جنرل کا نامزد کردہ ہو بیرونی ملک

سے بذریعہ مرکزی حکومت استدعا کر سکتا ہے کہ اس ملزم کی گرفتاری اور اس سے برآمدگی کے لئے تعاون کریں۔

بشرطیکہ کسی بھی دیگر قانونی حکم جو کہ نافذ العمل ہو،تمام ثبوت ،دستاویزات یا دیگر کوئی بھی مواد جو کہ بیرونی ملک نے پاکستان منتقل کیا ہو وہ اس قانون کے تحت شہادت میں استعمال ہو سکے گا۔

E ڈائریکٹر جنرل، پراسیکیوٹر جنرل اور ڈائریکٹر فنانس اور آڈٹ ونگ، کی منظوری کے ساتھ ،کسی انکوائری ،تفتیش یا استغاثہ، اثاثہ جات کی تفصیل اور ٹیکس کی ادائیگی کی تفصیلات مانگ سکتا ہے۔

F ڈائریکٹر جنرل، پراسیکیوٹر جنرل اور تفتیشی ونگ کے ڈائریکٹر کی سفارشات پر اگر مناسب شواہد ہوں کہ الزام علیہ نے جرم کیا ہوتو اس قانون کی دفعہ 27 کے تحت وہ ملزم کی تمام جائیداد یا اسکا کوئی حصہ جو اس کے قبضہ میں ہو اسکے کسی رشتہ دار جان پہچان والے یا بیعانی دار کے پاس ہو کو قرق سکتا ہے۔

G ڈائریکٹر جنرل یا اسکی جانب سے مقرر کردہ کمشن کا افسر،حسب ضابطہ شفاف تفتیش ، ٹرائل اور ملزم کی سزا کے بعد محکمہ کو الزام علیہ کی نوکری کی خاتمے کی سفارش کر سکتا ہے۔جسکو محکمہ سنجیدہ طور پر زیر غور لائے گا۔

H ڈائریکٹر جنرل اس قانون کے تحت حاصل شدہ اختیارات کو استعمال کرنے کے لئے اپنی معارفت کے لئے معاون گار،کنسلٹنٹ اور ماہران شرائط و ضوابط کے ساتھ مقرر کر

سکتی ہے جو کہ کمشن سے منظوری سے مشروط ہوگی۔

۱۱ ڈائریکٹر جنرل کمشن میں تمام افسران و ملازمین کو منتخب کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ ماسوائے پراسیکیوٹر جنرل اور ڈائریکٹر اندرونی مانیٹرنگ اور عوامی شکایت ونگ کے۔

14 پراسیکوٹر جنرل کی تعیناتی۔ ۱ کمیشن بتائے گئے طریقے کے مطابق، ایک ایسے شخص کو جو کہ ہائی کورٹ کا جج بننے کا اہل ہو کو پراسیکوٹر جنرل اس ایکٹ کے تحت دی گئی ذمہ داریوں کو نبھانے کے لیے مقرر کرے گا۔

بشرطیکہ پراسیکوٹر جنرل کی نامزدگی اور انتخاب کا عمل تلاش اور جائزہ کمیٹی کرے گی جیسے کہ کمشنر کی تلاش اور نامزدگی کے لیے دیا گیا ہے۔

۲ پراسیکوٹر جنرل اپنا عہدہ چار سال کے لیے رکھ سکتا ہے۔ جو کہ نا قابل تجدید ہو گا اس دوران پراسیکیوٹر جنرل کمیشن کا مکمل ملازم ہوگا اور دیگر کوئی عہدہ نہیں رکھ سکے گا۔

۳ پراسیکوٹر جنرل کو برطرف نہیں کیا جائے گا جب تک

ا وہ کسی اخلاقی جرم میں سزایافتہ نہ ہو۔

ب یا وہ دیوالیہ قرار دیا گیا ہو۔

ج کسی مستند ڈاکٹر نے اسے دماغی یا جسمانی طور پر اس کے قابل نہ سمجھے،

د جو کہ سرکاری واجبات بینک یا یوٹیلٹی بل کا نادہندہ ہو۔

ذ یا کمیشن نے اس کو اختیارات کے ناجائز استعمال اور بدعنوانی کا مرتکب پایا اور اسکو شنوائی کا موقع دینے کے بعد املوائری کی ہو۔

۴ پراسیکوٹر جنرل کمیشن کو اپنی تحریر سے استعفیٰ لکھ کے دے سکتا ہے۔

15 **پراسیکوٹر جنرل کے اختیارات اور فرائض:۔** ا پراسیکوٹر جنرل کمشنرز اور ڈائریکٹر جنرل کو قانونی مشاورت فراہم کرے گا۔ اور دیگر کوئی بھی قانونی ذمہ داری ہو گی وہ بھی ادا کرے گا اور کسی بھی عدالت بشمول ہائی کورٹ اور اسپریم کورٹ میں نمائندگی کرے گا۔

۲ پراسیکوٹر جنرل سپیشل پراسیکیوٹرز کے نام کی سفارش کرے گا اور پراسیکوٹر جنرل ان کو قواعد کے مطابق تعینات کرے گا۔

۳ پراسیکوٹر جنرل استغاثہ ونگ کا انچارج ہو گا اور خصوصی پراسیکیوٹر کی کارکردگی پر نظر رکھنے کا ذمہ دار ہو گا۔ جو کہ استغاثہ کی جانب سے تعینات کئے گئے ہیں۔ اور اان وکلاء کا بھی جو کہ اس ایکٹ کے کمشن کی جان سے یا سکے خلاف دائر ہونے والے مقدمات ، درخواست، اپیلوں، نگرانیوں اور دیگر مقدمات جو کہ کسی بھی ٹرابیونل بشمول ہائی کورٹ، سپریم کورٹ میں ہوں۔

۴ اس ایکٹ کے تحت تعینات کئے گئے سپیشل پراسیکیوٹر دفعہ 492 ض ف کے تحت بنائے گئے پبلک پراسیکیوٹر کی طرح ہو گا اس پر وہی اصول وضوابط لاگو ہوں گے۔

16 **ڈائریکٹر اندرونی نگرانی اور عوامی شکایات:۔** ا کمشن رائے شماری کے لئے ڈائریکٹر اندرونی نگرانی اور عوامی شکایات ونگ کا انتخاب کرے گا جو کہ اس قانون کے تحت حاصل شدہ اختیارات کا استعمال کرے گا۔

۲ ڈائریکٹر اندرونی نگرانی اور عوامی شکایات ونگ ڈائریکٹر اندرونی کے نگرانی ونگ کا سربراہ ہو گا جو کہ کمشن یا اسکے کسی ملازم کے خلاف شکایات سنے گا۔

17 ڈائریکٹراندرونی نگرانی اورعوامی شکایت ونگ کے اختیارات اورذمہ داریاں؛۔ ڈائریکٹر اندرونی نگرانی اورعوامی شکایت ونگ رپورٹ بنائے گا جس میں بتائے گا کہ کمشن اندرکسی طرح سے احتساب ہوگاافسران اورعملہ کا۔

ا ڈائریکٹراندرونی نگرانی اورعوامی شکایت ونگ کمشن کے تحت ہونے والی تمام تفتیشوں اور پراسیکیوٹر کا مفصل اورمستند ریکارڈر کھے گی اور وہ ریکارڈ جس کے تحت مقدمہ شروع نہیں کیا گیا کسی بھی وجہ سے

ب ڈائریکٹراندرونی نگرانی اورعوامی شکایت ونگ کمشن کے افسران یا دیگر محکمہ کے خلاف موصول ہونے والی شکایات کا ریکارڈ محفوظ رکھے گا چاہے وہ جس عہدہ پر بھی ہوتا۔

ج ڈائریکٹراندرونی نگرانی اورعوامی شکایت ونگ کمشن کے افسران کے خلاف بدعنوانی کی شکایت پر تفتیش کرکے رپورٹ کمشن کو بھیجے گا اگر ضروری ہوتو۔

د اوپر دی گئی دفعات کے مطابق جو ریکارڈ تیار ہوگا اس کے مطابق کمشن کی کارکردگی اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بارے میں رپورٹ پیش کرے گا۔

ذ رپورٹ کمشن کو براہ راست ڈائریکٹر اندرونی نگرانی اورعوامی شکایت ونگ پیش کرے گا۔

ر کمشنرز ہر سال کے اختتام سے قبل ،صوبائی اسمبلی کو گورنر کے ذریعہ بھجوائے گا اور یہ اسکی کاپی مقرر کردہ فیس پر حاصل ہو سکے گی۔

18 مالی خودمختیاری؛۔ ا کمشنرز، ڈائریکٹر جنرل، ڈائریکٹرز اور دوسرے سٹاف اور انتظامی

اخراجات کمشن کے صوبائی مشترکہ فنڈ سے لئے اور دئے جائیں گے۔

۲ ڈائریکٹر جنرل کمشن کا پرنسپل اکاؤنٹنگ افسر ہوگا۔

۳ ڈائریکٹر جنرل کمشن کی منظوری سے ایک مد کی رقم کو دوسری مد میں استعمال کرسکتا ہے یا دئے گئے فنڈ میں سے استعمال کرسکتا ہے۔

19 **سالانہ مالیاتی رپورٹ کی تیاری:۔** ا کمشن اس فارم میں مکمل اور درست کتابیں رکھے گا۔

۲ ہر ماہ مارچ میں سالانہ اخراجات اور اکائیوں کا حساب دے گا۔

20 **آڈٹ:۔** کمشن کا حساب کتاب ہر سال آڈیٹر جنرل آف پاکستان کرے گا۔

21 **بدعنوانی اور بدعنوان کاموں کو ختم کرنے کے اقدامات:۔** ڈائریکٹر جنرل، وقتاً فوقتاً، مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق کمشن کے افسران یا افراد جو کہ کسی سرکاری یا نجی ادارے سے منسلک ہوں پر مشتمل کمیٹیاں بنائے گا۔

ا جو کہ عوامی حکام، سرکاری افسران اور عوام الناس کو بدعنوان کاموں اور بدعنوانی سے مقابلہ کرنے کی تربیت دیں گے۔

ب بدعنوانی کے خاتمے کے لئے لائحہ عمل بنائے، تیار کرے اسکی نگرانی کرے یا بدعنوانی کے معاشرے پر پڑنے والے منفی اثرات کا بتائے۔

22 **عوامی معاہدہ جات کی رپورٹنگ۔** کمشن حکومت کے کسی محکمے یا اس سے منسلکہ محکمے (آئینی کارپوریشن یا حکام جو کہ صوبائی حکومت کے بنائے ہوں) یا عوامی افسران سے منگوا سکتی ہے۔ اور متعلقہ اتھارٹی 15 یوم کے اندر اپنی رپورٹ دے گی۔

حصہ دوئم۔

جرائم اوران کے متعلقہ معاملات

23 **بدعنوانی اور بدعنوان معاملات؛۔** ا ایک عوامی عہدہ کا عہدیدار، افسران، اور کمشن کے دیگر مالزمین یادیگر کوئی شخص، وہ بدعنوانی اور بدعنوان کاموں کا جرم دار ہوگا اگر

ا جو کہ سکی بھی شخص سے مالی منفعت براہ راست یا بالواسطہ لے اپنے قانونی Remenevation کے علاوہ، دفعہ 161ض۔ف کے تحت مقصداورانعام کوئی سرکاری کام کرنے یا نہ کرنے کے صلے میں یا وہ اس کے بدلے میں کسی شخص کے خلاف یاحق میں اپنے اختیارات کاناجائز استعمال کرے یاکسی بھی شخص کوکوئی خدمت دے یااس کودینے سے انکار کرے۔

ب قبول کرے یالے لے یا لینے کی پیشکش کرے کوئی بھی قیمتی چیز بغیر کسی بھی ادائیگی کے لئے جوکہ ظاہراُہی کم لگتی ہو۔کسی ایسے شخص سے جس کے بارے میں اسے معلوم ہے کہ وہ کسی بھی اس کے کاروباری معاملات دیگر کسی معاملات سے متعلقہ ہو۔یا اس کے سرکاری امور سے متعلقہ ہویاکسی بھی ایسے شخص سےجس کے بارے میں اسے علم ہوکہ وہ اس سے متعلقہ ہے۔

ج کوئی بھی جائیداد جو اسکے حوالے کی گئی ہو، یا اسکے زیرنگرانی ہواسکو بدنیتی یا دھوکہ سے خردبرد کرے۔اپنے استعمال کیلئے یا دیگر کسی شخص کے استعمال کے لئے، یا دیگر کسی شخص کو اپنی مرضی سے ایسا کرنے دے۔

د کسی بھی بدعنوان بدنیتی پرمبنی یا غیر قانونی ذریعہ سے لے یا مطالبہ کرے کسی بھی جائیداد،

قیمتی چیز یا مالی منافع حاصل کرے اپنے لئے یا اپنے زوج کیلئے یا اپنے زیر کفالت لوگوں کے لئے یا کسی بھی دیگر شخص کیلئے۔

ذ یا اسکے زیر کفالت افراد یا بیعانی دار کیملکیت و قبضہ میں کسی بھی کے پاس کوئی جائیداد ہو جسکا مختیار نامہ اسکے پاس یا اسکے قبضہ میں جو کہ بھی جائیداد پائی جائے جس کے بارے میں وہ اپنی آمدن کے حساب سے معلومات نہ دے سکے یا اسکی آمدن سے زیادہ ہو۔

ر اپنے اختیارات کے استعمال سے میرٹ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے منافع کیلئے کوئی کام کرے جو کہ اسے تفویض کیا گیا ہو، یا ایسا کرنے سے پہلو تہی کرے یا دیگر کوئی کام کرے جس سے اس کے اختیارات ناجائز استعمال ثابت ہو، جس کو قانونی احکامات سے بچایا جا سکتا ہو۔

ز اس نے کوئی ایسا حکم نامہ، پالیسی یا حکم جاری کیا ہو، جس سے غیر قانونی نفع اسکو، اسکے زیر کفالت افراد کو یا اسکے بعانی دار کو یا دیگر کسی شخص کو پہنچتا ہو یا

س اگر کسی بھی شخص، عوامی افسر جو ملزم ہے اس ایکٹ کی ذیلی دفعات a,b,c,d,e,f, کے تحت کی امداد کرے، اسکے سازش کرے یا امداد کرے۔

۲ ایک کمشنر بدعنوانی یا بدعنوان کاموں کا مرتکب ہو گا، اگر وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ کسی ملزم سے جسکے بارے میں تفتیش ہو رہی ہو یا اس شکایت سے متعلقہ دیگر پارٹی سے یا اپنے اختیارات کا استعمال کر کے کمشن کی جانب سے تفتیش کو متاثر کرنے کی کوشش کرے۔

بشرطیکہ کمشنر کے خلاف کوئی بھی تحقیقات قانون ساز کمیٹی کی 2/3 اکثریت سے منظوری کے بغیر شروع نہیں کی

جائیں گی۔

۳ اس قانون کے تحت تمام جرائم نا قابل ضمانت ہوں گے۔

24 **بدعنوانی اور بدعنوان کاموں کی سزا۔** ا جو بھی سرکاری افسر، کمشنر یا دیگر شخص بشمول کمشن کا کوئی بھی افسر ملازم جو کہ بدعنوانی اور بدعنوان کاموں میں ملوث پایا جائے گا اسے قید سخت 14 سال اور جرمانہ ہوگا اور اس کے سات اس بدعنوانی کے ذریعہ حاصل شدہ جائیداد جو اسکے اپنے نام پر ہو یا اسکے زیر کفالت افراد کے یا بیعانی دار کے نام پر ضبط کیا جائے گا حکومت کے نام پر یا لوکل حکومت کے نام پر۔

۲ دوسرے جدول میں جو جرائم دیئے گئے ہیں وہ اس طریقہ سے سزا دیں گے جیسا کہ بتایا گیا ہے۔

25 **جرمانہ عائد کرنا:۔** جب اس قانون کے تحت ملزم کو جرمانے کی ادائیگی کا حکم ہو وہ کسی طور بھی اس نفع سے کم نہ ہوگا جو کہ ملزم نے یا شخص نے حاصل کیا ہوگا۔

26 **جرمانہ کی وصولی وغیرہ بطور لینڈ ریونیو کے بقایا جات:۔** اس قانون کے تحت کوئی بھی جرمانہ یا دیگر کوئی بھی رقم یا وہ رقم جو عدالت مقرر کرے، لینڈ ریونیو ایکٹ کے بقایا جات کے طور پر وصول کیئے جائیں گے۔

27 **جائیداد کو منجمد کرنا:۔** ا ڈائریکٹ جنرل پراسیکیوٹر جنرل اور ڈائریکٹر استغاثہ ونگ یا عدالت جو کہ استغاثہ کا ٹرائل کر رہی ہو کی ہدایت پر جبکہ اس قانون کے تحت ہو کسی بھی وقت جب بادی النظر میں ملزم ارتکاب جرم کر چکا ہو، عارضی بور پر ملزم کے اثاثہ جات جو اسکے اپنے قبضہ میں ہوں یا کسی قریبی عزیز، تعلق دار یا بیعانی دار کے، کو منجمد کر سکتی ہے۔

بشرطیکہ ڈائیریکٹر کے حکم بابت جائیداد کی ضبطگی منجمد کرنا یا قرق کرنا 30 دن کے ہوسکتا ہے تا وقتیکہ عدالت مجاز اسکی توثیق کر دے بذریعہ درمیانی حکم، جس کی عدم موجودگی میں اثاثہ جات آزاد تصور ہوں گے۔

۲ اگر ذیلی دفعہ 1 کے تحت جائیداد قرضہ ہو یا دیگر ہو منجمد کی جائے گی۔ اسکی منجمد گی بذریعہ؛

ا ضبطگی ہوگی یا

ب بذریعہ تقرری ریسیور ہوگی۔

ج یا اس جائیداد کی منتقلی ملزم کو یا اسکے جانب سے کسی شخص کے نام کو روک کر۔

د بذریعہ تمام یا ان میں سے کسی طریقہ کار کے ذریعہ، ڈائیریکٹر جنرل پراسیکیوٹر جنرل کی سفارشات پر یا ڈائریکٹر تفتیشی ونگ یا عدالت کے کہنے پر، جیسا بھی معاملہ ہو۔

۳ اگر منجمد شدہ اثاثہ جات غیر منقولہ جائیداد ہو تو منجمد گی اگر لینڈر یونیو کی ہے تو ڈسٹرکٹ کے کلکٹر کے ذریعہ ہوگی دیگر تمام معاملات میں

ا بذریعہ حصول قبضہ

ب بذریعہ نامزدگی ریسیور

ج اور ملزم کو جائیداد کی منتقلی یا کرایہ کی ادائیگی کو روک کر یا اس کے بیعانی دار کو۔

د بذریعہ وہ تمام یا ان میں سے کسی ایک کام کے ذریعہ، جو کہ ڈائیریکٹر جنرل جو پراسیکیوٹر جنرل یا ڈائیریکٹر تفتیش شعبہ یا عدالت کی جیسا بھی معاملہ ہو۔

بشرطیکہ تاوقتیکہ اس سے مخالف کوئی اور صورت حال ہو، عدالتی حکم یا حکم ڈائریکٹر اس بابت اس وقت سے شروع ہوگا۔ جب ملزم کو اس بابت نوٹس بذریعہ اخبار اشتہار بھجوا کر بذریعہ رجسٹری یا کوریئر سروس یا الیکٹرانک میڈیا جیسا کہ عدالت مناسب سمجھے ہر مقدمہ کے حالات وواقعات کو دیکھ کر۔

۴ اگر منجمد شدہ اثاثہ جات مال مویشی ہوں یا ضائع ہونے والی چیزیں ہو، عدالت یا ڈائیریکٹر جنرل جیسا بھی معاملہ ہو، انکی فوری فرختگی کا حکم دے سکتی ہے اور اس سے حاصل ہونے والی رقم سرکاری خزانہ میں جمع کرائی جائے گی۔

۵ عدالت کی جانب سے ریسیور مقرر ہونے والے شخص کے اختیارات دی ہوں گی جو کہ ضابطہ دیوان کے حصے XL میں ریسیور کے بتائے گئے ہیں۔

۶ ایک بار منجمدگی کا حکم مقدمہ کے فیصلہ تک جاری رہے گا اور اگر ملزم بری ہو جائے تو وہ ختم ہو جائے گا اور اپیل کی صورت میں اس عدالت اپیل کے فیصلہ پر منحصر ہوگا۔

28 **جائیداد کی منجمدگی پر اس پر دعویٰ یا اعتراضات؛۔** ۱ کسی بھی جائیداد کی منجمدگی پے اعتراضات اور دعویداری صرف عدالت مجاز کو اختیار سماعت ہوگا۔ یہ اعتراضات حکم منجمدگی سے 14 دن کے اندر اندر داخل کی جا سکیں گی۔

۲ عدالت کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ ان 14 یوم کے عرصے کو معقول وجوہات پے بڑھا بھی سکتی ہے۔

۳ اس منجمدگی سے متاثر ملزم یا دیگر کوئی شخص اس فیصلے کو ہائی کورٹ میں دس دن میں چیلنج کر سکتا ہے۔

29 **اراضی کی منتقلی غیر قانونی؛۔** ۱ کسی دیگر قانون میں دئے گئے معاملات سے قطع نظر، جب کسی ملزم کے خلاف کوئی تفتیش یا انکوائری شروع ہو جائے کہ ملزم اس قانون کے تحت جرم وار ہے تو وہ خو یا اسکا کوئی رشتہ دار، تعلق دار یا بیعانی دار کسی بھی جائیداد کو فروخت نہیں کرے گا اور اگر کرے گا تو وہ منتقلی غیر قانونی تصور ہوگی۔

۲ کوئی بھی شخص اگر ذیلی دفعہ 1 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اراضی کو فروخت یا زیر بار کرے گا تو اسکو تین سال قید سخت کی سزا ہوگی اور جرمانہ جو کہ اراضی کی قیمت سے کم نہ ہوگا۔

بشرطیکہ اس ضمن میں کوئی بھی منتقلی غلط اور غیر قانونی نہ ہوگی اگر وہ عدالت کی اجازت سے ہوئی ہو ان شرائط و ضوابط پر جو کہ اس نے طے کئے ہوں۔

30 **جائیدادوں اور واجبات کی تفصیل:۔** ا اگر ڈائریکٹر جنرل، پراسیکیوٹر جنرل اور تفتیشی شعبہ کے ڈائیریکٹر کی سفارش پر، جو کہ معلومات کی وصولی اور انکوائری کے بعد مطمئن ہو جائے کہ کسی بھی سرکاری عہدیدار یا اسکی جانب سے کوئی بھی دیگر شخص اپنی معلوم مالی وسائل سے زیادہ اثاثہ جات و واجبات کا حامل ہے تو اس سرکاری افسر سے اسکی جائیدادوں اور واجبات کی تفصیل طلب کر سکتا ہے۔

۲ اگر وہ سرکاری عہدیدار یا کوئی شخص اگر ذیلی دفعہ (1) کے

ا تحت معلومات مانگے جانے کے بعد ایسی کوئی تفصیل فراہم کرنے میں ناکام ہو جائے یا وہ تفصیلات جان بوجھ کر غلط بیان کرے یا اس میں سے کوئی حصہ غلط ہو؛ یا

ب اگر کسی بھی ریکارڈ کی کتاب، اکاؤنٹ، بیان حلفی یا دیگر کوئی دستاویز جو کہ اس سے ذیلی دفعہ 1 کے تحت دینی ہے وہ غلط معلومات فراہم کرے

وہ بادی النظر میں غلط لگتی ہو وہ تین سال کی سزا کا حقدار ہوگا اور جرمانے کا بھی۔

31 **توہین عدالت:۔** عدالت کو توہین عدالت کے جرم میں چھ ماہ سزا اور دس لاکھ روپے تک جرمانہ کرنے کا حق ہوگا۔ اگر کوئی شخص

ا عدالت کی کاروائی میں رکاوٹ ڈالے، مداخلت کرے یا گالی دے یا عدالتی احکامات کی حکم عدولی کرے۔

ب کوئی بھی ایسا کام کرے جو کہ کسی معاملے کی عدالتی کاروائی کو متاثر کر سکتا ہے۔

32 تفتیشی کام میں رخنہ اندازی پر پابندی؛۔ ۱ کسی بھی دیگر قانون میں موجودگی سے قطعہ نظر، اگر کوئی شخص جو کہ کسی بھی انکوائری، تفتیش یا استغاثہ سے متعلقہ ہو، وہ جان بوجھ کر، خودارادی سے یا بدنیتی سے اس میں راضی نامہ کرے، متاثر کرے یا غلط راستے پر ڈالے اس قانون کے تحت ہونے والی انکوائری یا تفتیش کو متاثر کرنے کی کوشش کرے، جو کہ کمشن کی اتھارٹی یا عدالت میں زیر تجویز ہو اس قانون کے تحت جرم کا سزاوار ہوگا۔ جو کہ قید سخت دس سال ہوگی۔

۲ کسی بھی شخص کے خلاف اس وقت تک کاروائی نہ ہوگی جب تک ایک کمیٹی جو کہ ڈائریکٹ جنرل اور پراسیکیوٹر جنرل احتساب کی منظوری نہ ہو جائے۔

33 وارنٹ کی وصولی سے مفرور ہونا؛۔ ۱ کوئی بھی شخص جو کہ اس قانون کے تحت شدہ وارنٹ نوٹس سمن یا اس قانون کے تحت جاری شدہ سمن وغیرہ سے کسی طور بھی بچنے کیلئے اپنے آپ کو چھپائے گا وہ تین سال کی سزا کا حقدار ہوگا۔

۲ اگر کوئی ریفرنس پہلے سے چل رہا ہے تو اس دفعہ کے تحت نیا ریفرنس دائر کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

34 انتخابات اور دیگر ملازمتوں پر تعیناتی ہونے کیلئے نا اہلی؛۔ ۱ دفعہ 25 کے تحت سزا یافتہ شخص کسی بھی سرکاری عہدے پہ کام کرنے کا اہل نہ ہوگا اور اگر وہ کسی عہدے پر تعینات ہے تو فوراً اسے محروم ہو جائے گا۔ اور اسکا جرم آئین کے تحت آرٹیکل 63 کے تحت ایک اخلاقی جرم تصور ہوگا۔

۲ اس قانون کی دفعہ 23 کے تحت سزا یافتہ شخص کسی بھی مالیاتی ادارے سے مالی تعاون یا قرضہ یا قبل از وقت ادائیگیوں بذریعہ بنک جو کہ حکومت کے زیر انتظام ہوں گے سے حاصل کرنے کا مجاز نہ ہوا پنی سزا سے پانچ سال تک۔

حصہ III

تفتیش اور استغاثہ کانفرنس۔

35 **اختیار سماعت:۔** ا ڈائریکٹر جنرل کی شکایت یا اطلاع پر پراسیکیوٹر جنرل اور ڈائریکٹر شعبہ تفتیش کی سفارشات پر، جیسا بھی معامہ ہو کسی بھی ملزم یا شخص کے خلاف تحقیقات کا حکم دے سکتا ہے جبکہ یہ بات واضح ہو کہ وہ جرم کا ارتکاب کر چکا ہے۔

۲ ڈائریکٹر جنرل پراسیکیوٹر جنرل یا ڈائریکٹر شعبہ تفتیش کی سفارشات پر جیسا بھی معاملہ ہو حکم دے سکتا ہے کہ اس انکوائیری یا تفتیش میں صوبائی یا وفاقی حکومت کے کسی بھی حصے سے مدد بھی لی جائے۔

۳ اگر جرم پر کسی بھی ۹ دیگر حکومتی ادارے نے تفتیش شروع کی ہوئی ہے تو ڈائریکٹر جنرل اس محکمے کے افراد سے ملاقات کرے گا اور دیکھے گا کہ اس میں کمشن کا دائرہ اختیار ہے یا نہیں اس کا فیصلہ کرتے وقت مندرجہ ذیل عوامل زیر غور رکھے جائیں گا۔

ا جس وقت وفاقی ایجنسی نے تفتیش شروع کی اس وقت کمشن کی تفتیش کس مرحلے پر تھی۔

ب انکوائری یا تفتیش میں ثبوت کس جگہ سے حاصل کئے گئے ہیں۔

ج ان گواہان کی جائے رہائش جو کہ ملزم کے خلاف شہادت دیں گے۔

۴ اس عوامل کو مدنظر رکھنے کے بعد ڈائریکٹر جنرل وفاقی ایجنسی کو سفارشات دے گی اختیار سماعت کے بارے میں اور استغاثہ کی مضبوط اور مئوثر کردار کے بارے میں وفاقی محکمہ کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

36 **Congrizince of Offences** ا عدالت اس وقت تک مقدمہ مین کاروائی نہیں شروع کرے گی جب تک ڈائریکٹر جنرل یا اسکی جانب سے نامزد افسر اس کاروائی کو شروع کرنے کیلئے ریفرینس

دائر نہیں کرتا۔

۲ اس قانون کے تحت ریفیرنس دائر کرے گا۔

ا جو ریفرنس حکومت یا عوامی عہدہ کے حامل شخص کی جانب سے ہو۔

ب ایک عوامی شکایت کی وصولی پر۔

ج ذاتی طور پر۔

بشرطیکہ اگر ریفرنس ذیلی شق (ب) کے تحت دیا گیا تو اس شخص کا نام صیغہ راز میں رکھا جائے گا۔ اور اگر کمشن کے کسی شخص نے اس کو افشاں کیا تو وہ سزا کا حقدار ہو گا۔

بشرطیکہ اگر ریفرنس ذیلی دفعہ (ج) کے تحت دائر کیا گیا تو وہ اس وقت مؤثر ہو گا اگر ڈائریکٹر جنرل نے کمشن کو تیار کر کے دیا ہو۔

۳ جب ڈائریکٹر جنرل یا کمشن کا کوئی فرد جو کہ اس کی جانب سے نامزد کردہ ہو گا یہ سمجھے کہ کسی بھی شخص کے خلاف انکوائیری یا تفتیش ہونی چاہیے وہ اسے انکوائری یا تفتیش کے لئے بھجوائے گا،

۴ اس قانون کے تحت ہونے والے جرم کی انکوائری یا تفتیش صرف کمشن کے تحت ہو گی اور کوئی دیگر ادارہ اسکی تفتیش نہیں کر سکے گا ماسوائے اس کے جب ڈائریکٹر جنرل اس محکمہ کو اجازت دے۔

۵ ڈائریکٹر جنرل یا کمشن کے ممبران، ملازمین اور افرسان تفتیش اور انکوائری کیلئے وہ تمام اختیارات استعمال کر سکیں گی جو کہ کسی بھی SHO کو ضابطے کے تحت حاصل ہوں گی۔ اور وہ اس انکوائری یا تفتیش میں کسی بھی شخص کو بلا سکتے ہیں اور اسکے کسی بھی دیگر ادارے، پولیس افسر، دیگر ایجنسی کے ملازمین سے مدد حاصل کر سکیں گے۔ بشرطیکہ کوئی بھی شخص

ڈائریکٹر جنرل کی منظوری کے بغیر گرفتار نہیں ہو سکے گا۔

٦ اس قانون کے تحت ہونے والی کوئی بھی انکوائری 90 دن میں مکمل ہو گی اور اگر نہیں ہو گی تو اسکی مفصل وجوہات بیان کی جائیں گی تحریری طور پر اور کمشن کو بذریعہ ڈائریکٹر اندرونی نگرانی اور عوامی شکایات شعبہ کے ذریعے۔

٧ اس قانون کے مقاصد حاصل کرنے کیلئے کسی بھی تفتیش یا انکوائری کیلئے کمشن کے حسب ضابطہ طور پر مقرر شدہ افسران پورے صوبے میں چھاپہ زنی، گرفتاری اور جائیداد کی ضبطگی کر سکیں گے۔ جو کہ صوبائی حکومت کی پولیس کو اختیارات حاصل ہیں وہ انکے پاس ہوں گے۔

37۔ **استغاثہ کانفرنس؛۔** ١ انکوائری یا تفتیش کے مکمل ہونے پر استغاثہ کانفرنس ہو گی جس میں تفتیش افسران متعلقہ اور اسکے لئے مقرر شدہ خصوصی وکلاء شرکت کریں گے، تا کہ فیصلہ کر سکیں کہ آیا چارج اسکے خلاف لگایا جائے اور معاملہ قانونی چارہ جوئی کیلئے عدالت بھجوایا جائے۔

٢ تفتیشی افسر اور خصوصی وکلاء مواد اور شہادت جمع شدہ کو معائنہ کرینگے اور ایک مشترکہ رپورٹ ڈائریکٹر جنرل کو بھجوائیں گے ریفرنس عدالت بھجوانے کے حق میں یا مخالفت میں یا مزید تفتیش کیلئے سفارش کرتے ہوئے اگر دونوں میں کچھ اختلافات ہو جائیں دونوں علیحدہ علیحدہ اپنی رپورٹ بھجوائیں گے تا کہ ڈائریکٹر جنرل مزید کاروائی کر سکے۔

٣ اگر استغاثہ کانفرنس کے اختتام پر یہ فیصلہ ہو جائے کہ جمع شدہ شہادت نا کافی ہے کہ ملزم کے کے خلاف مقدمہ قائم ہو سکے۔ ڈائریکٹر جنرل مزید تفتیش کا حکم دے گا اور ملزم کی رہائی عدالت سے طلب کرے گا اگر وہ گرفتار ہے تو۔

٤ اگر کوئی شکایت کمشن نے تفتیش کی ہو اور استغاثہ کانفرنس میں یہ فیصلہ ہو جائے کہ شکایت جھوٹی اور بے بنیاد

ہے اور صرف کسی شخص کو زیر بار کرنے، بدنام کرنے کی کوشش ہے تو اس ضمن میں متعلقہ افسر کمشن کا مستغیث کے خلاف کاروائی کا حکم دے سکتا ہے۔ اگر مستغیث قصور وار ثابت ہو تو ایک سال قید یا جرمانہ کی سزا یا دونوں ہوں گی۔

38 **گرفتاری؛۔** ا ڈائریکٹر جنرل یا کمشن کا کوئی افسر جو کہ اس معاملے میں مقرر شدہ ہو کو ملزم کو گرفتار کرنے کا حق حاصل ہوگا اگر وہ گرفتاری مئوثر تفتیش کے لئے ضروری ہو یا ملزم تفتیش میں شامل ہونے سے انکاری ہو۔

۲ اگر ڈائریکٹر جنرل یا کمشن کا کوئی فرد جو کہ مقرر شدہ ہے عدالت میں کیس بھجوانے کا فیصلہ کرے تو وہ ریفرنس

جرم یا جرائم کی تفصیل جو کہ ملزم نے سرزد کئے ہوں ایک کاپی عدالت میں جمع کی جائے گی اور دوسری کاپی ملزم کو دی جائے گی۔

۳ ذیلی دفعہ 3 ان مقدمات پر لاگو ہو گی جو پہلے سے عدالت میں دائر شدہ ہیں۔

۴ ضابطے میں موجود کسی بھی چیز سے قطع نظر، جب کوئی عوامی دفتر کا حامل شخص یا دیگر کوئی شخص جو کہ اس قانون کے تحت ملزم گردانہ گیا ہو، اور کمشن کے حکم سے گرفتار ہو، کمشن جتنا جلد ہو سکے ملزم کو ان حقائق سے آگاہ کرے گا جسکے تحت وہ گرفتار شدہ ہے اور 24 گھنٹوں میں اسے عدالت مُن پیش کرے گا، راستے کے وقت کو نکال کر، ملزم کو مقدمے کے حالات کے مطابق کمشن 45 دن تک اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ تفتیش انکوائیری کیلئے اور عدالت اس میں 15 دن کا اضافہ کر سکتی ہے اور اسکے بعد پھر 15 دن کے اضافے کے بعد عدالت اپنی وجوہات بیان کرے گی۔

۵ ڈائریکٹر جنرل یا اسکا نامزد کردہ کوئی بھی افسر کسی بھی جگہ کو پولیس سٹیشن یا سب جیل قرار دے سکتا ہے تا کہ احکامات کے تقاضے پورے کرنے کے لئے مئوثر تفتیش ہو سکے۔

بشرطیکہ وہ مقام دوسرے محکمے کے لئے عزت اور حاکمیت کا حامل نہ ہو۔

حصہ چہارم

ٹرائل

39 **ٹرائل کا اختیار؛۔** اس قانون کے دفعہ 41 کو متاثر کئے بغیر اس قانون کے تحت کوئی جرم جو کہ چلایا سکتا ہو اگر ڈائریکٹر جنرل یا کمشن کا ایک افسر جو کہ اس کا منتخب کردہ ہو اگر ریفرنس داخل کرے صوبے کی کسی عدالت میں بھی تو وہ اسکا اختیاری ہوگا۔

40 **جرائم کے ٹرائل کے لئے مقررشدہ پالیسی احداف؛۔** کسی بھی متوقع جرم جو کہ اس قانون کے تحت سرزد ہوا ہو ٹرائل کے لئے پالیسی کے ذیل احداف ہوں گے۔

ا ملزم کا حق ہے کہ جس جرم کا اطلاق کیا ہے اسکو سمجھ آنے والی زبان میں مفصل طور پر اسپر لگائے گئے الزامات کے بارے میں

ب ملزم کو اپنے دفاع کیلئے مناسب وقت دیا جائے گا

ج ملزم کو اپنا دفعہ اپنے ذریعہ یا اپنی مرضی کے وکیل کرنے کا حق ہے اور اگر وہ وکیل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو انصاف کے تقاضے پورے کرنے کیلئے اسکو وقت فراہم کیا جائے۔

د ملزم کا حق ہے کہ عدالت اسکی بات سنے تا کہ اسکا ٹرائل ہو سکے

ذ ملزم کا حق ہے کہ وہ گواہ پیش کرے اپنی جانب سے اور مخالف گواہ پر جرح کرے۔

41 **احتساب عدالت؛۔** ا قانون کے نافذ العمل ہونے کے 30 دن کے اندر اندر حکومت ضروری اقدامات بابت تقرری احتساب عدالت کرے گی تا کہ اس قانون کے تحت ہونے والے جرائم کا ٹرائل ہو سکے۔

ان عدالتوں کا دائرہ اختیار ہائی کورٹ طے کرے گی اور انکا فیصلہ نیشنل جوڈیشل پالیسی کے اندر مقرر کردہ وقت میں ہوگا مقدمہ کا ٹرائل اسکی علامات وحدودات کے تحت کیا جائے گا۔

۲ اگر ایک علاقے کیلئے ایک سے زیادہ عدالتیں قائم ہوں یا نہیں تو ان میں سے ایک انتظامی جج ہوگا ریفرنس اسکے پاس جمع کرایا جائے گا اسکے بعد وہ فیصلہ کرے گا کہ وہ اسکو خود سنے یا دوسرے جج کو بھجوا دے فرد جرم عائد کرنے سے پہلے۔

۳ اگر مقدمہ دوسری عدالت کو بھجوایا گیا ہو تو اس منتقلی سے قبل کے تمام کام بھی قانوناً اسی عدالت کیلئے ہوئے تصور ہوں گے۔

۴ اگر اس عدالت کے پاس 50 سے زیادہ کیس ہو جائیں گے تو حکومت فوری طور پر دوسرا جج بھی تعینات کرے گی۔ اور سکو وہ تمام سہولیات فراہم کرے گی جو کہ انصاف کے لئے ضروری ہو گی۔ وہ عدالت اس جگہ بیٹھے گی جہاں حکومت ہائی کورٹ سے مشاورت کے طے کرے گی۔

۵ عدالت ان ججوں پر مشتمل ہوگی جو ڈسٹرکٹ اور سیشن جج لگ سکتے ہوں یا سینئر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اور سیشن جج ہوں۔

۶ حکومت مشاوراتی کورٹ کے ساتھ مشاورت پر عدالت کے لئے جج مقرر کرے گی۔

۷ ایک جج اپنے عہدے پر برقرار رہے گا جب تک وہ استعفیٰ نہ دے دے یا اسکا تبالدہ کسی دوسری جگہ ہو گیا ہو یا وہ ذیلی دفعہ 8 کے تحت عہدے سے ہٹا دیا گیا ہو۔

۸ جج کو اسکے عہدے سے فارغ نہیں کیا جائے گا جب تک اس چیز کی اطلاع نہ آئے اور مشاورتی کورٹ کی انتظامی کمیٹی انکوائری کے بعد کمیٹی اس نتیجے پر پہنچے کہ وہ ذہنی یا جسمانی طور اپنے فرائض ادا نہیں کرسکتا یا بدعنوانی کا مرتکب

ہوا ہے۔بشرطیکہ کوئی بھی جج اس وقت تک نہیں ہٹایا جائے گا جب تک اسے شنوائی کا موقع نہ دیا جائے۔

42 **ٹرائل کا طریقہ کار؛۔** ا کسی بھی دیگر نافذ العمل قانون سے قطع نظر، اس قانون کے تحت دائر کئے جانے والے مقدمات تاریخ ریفرنس سے تین ماہ میں فیصلہ کئے جائیں گے۔

۲ ریفرنس دائر ہونے کے سات دنوں میں ملزم اپنی جانب سے لگائے گئے الزامات کا جواب داخل کرسکتا ہے۔

۳ جواب داخل ہونے کے سات دن کے بعد ریفرنس میں عدالتی کاروائی شروع ہوگی جس پر عدالت ملزم کو بری کرے گی یا اسکے خلاف فرد جرم عائد کرے گی۔

۴ فرد جرم کے عائد ہونے کے سات دن بعد عدالت ملزم، ملزم کا وکیل، خصوصی اٹارنی کی ایک قبل از ٹرائل کانفرنس کرے گی جس میں ذیل امور طے کئے جائیں گے۔

i تا کہ فہرست گواہان جو کہ دونوں فریقین نے جمع کرائی ہوں وہ حتمی کی جائے۔تا کہ اپنے اور گواہان کی شہادات کے لئے وقت مقرر ہو سکے۔

ii جن دستاویزات پر استغاثہ اور ملزم انحصار کرتا ہو ان کی تفصیل بھی۔

iii اگر کوئی فریق کسی گواہ کو بذریعہ عدالت طلب کرنا چاہتا ہو۔

iv گواہان کی قلمبندی شہادت کیلئے کون سا آسان طریقہ وضع کیا جائے۔

v کون سے انتظامات دوسرے افراد یا ملزم کی شمولیت کیلئے ضروری ہیں۔

vi مقدمہ شروع کرنے کی تاریخ۔

۵ عدالت قبل از مقدمہ کانفرنس کے بعد چار ہفتوں کے اندر کی تاریخ مقرر کرے گی اور اسکے بعد مقدمہ

روزانہ کی بنیاد پر سنا جائے گا۔ تاوقتیکہ عدالت فیصلہ نہ دے دے۔

٦ عدالت کسی بھی صورت میں ایک سے زیادہ بار تاریخ تبدیل نہیں کرے گی پورے ٹرائل کے دوران۔

٧ دونوں فریقین کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ تاریخ پر وکلاء کو پیش کریں اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو انکے وکیل کی عدم موجودگی میں کاروائی مکمل کی جائے گی۔

بشرطیکہ کوئی بھی تاریخ سات دن سے زیادہ کی نہیں ہوگی۔

بشرطیکہ مزید ٹرائل شروع ہونے کے بعد تاریخ تبدیل نہیں ہوگی کوئی بھی تبدیلی سات دن سے زیادہ نہیں ہوگی۔

43 **ملزم کے بارے میں مالی منفعت لینے کو ثابت شدہ گرداننا:۔** ا دفعہ 23 کو ذیلی شق 1 کی ذیلی دفعات a,b,c,d کے تحت چلنے والے مقدمات کے دوران اگر یہ ثابت ہوجائے کہ ملزم نے مالی منفعت مانگی، قبول کی یا رضامندی ظاہر کی کسی بھی شخص سے کوئی مالی فائدہ، جو قانونی ادائیگی نہ ہو، یا کوئی قیمتی چیز یا کوئی مالی فائدہ لیا ہو کسی بھی جانبداری کے صلے میں کسی شخص یا اسکے نمائندے سے کوئی فائدہ حاصل کیا ہو تو یہ تصور کا جائے گا کہ اس نے وہ نفع اپنے لئے یا دیگر کسی شخص کیلئے مانگا، قبول کیا، لینے پر رضامندی ظاہر کی یا قیمتی چیز وصول کی ہے۔ تاوقتیکہ یہ بات غلط ثابت نہ ہو جائے اور یہ مقصد یا انعام ت پ کی دفعات 161,162 اور 163 میں دی گئی ہیں۔ اس نے بغیر کسی ادائیگی کے یا کم ادائیگی پر حاصل کیں ہوں۔

۲ جبکہ تعزیرات پاکستان کے دفعہ 165-A کے ٹرائل کے دوران یہ ثابت ہو جائے کہ کوئی بھی منفعت، قانونی ادائیگی کے علاوہ، یا کوئی بھی قیمتی چیز دی گئی ہے یا اسکی پیشکش کی گئی ہے ملزم کی جانب سے تو اس بات کو سچ تصور کا کی جائے گا جب تک کہ متضاد ثابت نہ ہوں کہ اس نے وہ منفعت دی، یا اسکی پیشکش کی جیسا بھی معاملہ ہو بطور انعام یا انعام جو کہ دفعات 161,162,163 ت پ میں دئے گئے ہیں۔ وہ بغیر کسی قیمت کے ہیں یا قیمت جو

کہ بہت کم ہے۔

۳ دفعہ 23 کے ذیلی شق کے ذیلی شق e کے تحت چلنے والے مقدمے میں یہ بات کہ ملزم یا اسکی جانب سے کوئی دیگر شخص کے قبضے میں کوئی اثاثہ ہے جو کہ اسکے ظاہری آمدن سے بہت زیادہ ہے۔یا اس وقت جب کہ ریفرنس داخل ہوا تھا۔اسکے پاس جو اثاثہ جات ہیں جنکے بارے میں وہ تفصیل فراہم نہیں کرسکتا تو عدالت یہ اخذ کرے گی جب تک کہ متضاد ثابت نہ ہوجائے کہ ملزم نے بدعنوانی کی ہے اور بدعنوان کاموں میں ملوث رہا ہے اور اس کو اس پر سزا بھی دے سکتی ہے۔یہ سزا اس وجہ سے غیر قانونی نہیں قرار دی جاسکتی کہ وہ اس مفروضے کے تحت دی گئی ہے۔

44 **اپیل:۔** ا کوئی بھی سزا یافتہ شخص یا پراسیکیوٹر جنرل،ڈائریکٹر جنرل کی پیشگی اجازت کے ساتھ عدالت کے کسی فیصلے کے خلاف اپیل ہائی کورٹ میں 20 دنوں میں داخل کرسکتا ہے۔

بشرطیکہ عدالت کے کسی درمیانے حکم پر کوئی بھی اپیل نہیں کی جاسکتی۔

۲ تمام اپیلیں ہائی کورٹ کی جانب سے مقرر شدہ احتساب جج کے پاس دائر کی جائیں گی،جنکا فیصلہ 60 دنوں میں کیا جائے گا۔

بشرطیکہ اگر ملزم باعزت بری ہوجائے آخری عدالت اپیل سے تو دفعہ 35-A کے تحت اسکو معاوضہ ادا کیا جاسکتا ہے۔

45 **ملزم ایک مستند گواہ ہوگا:۔** ایک ملزم صفائی میں بطور گواہ پیش ہونے کے لئے مستند ہوگا اور بر حلف اپنے خلاف عائد شدہ الزامات کا جواب دے سکتا ہے۔

بشرطیکہ ملزم کو اپنے ہی خلاف گواہ بننے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

بشرطیکہ مزید اگر ملزم بطور گواہ کسی بھی سوال کا جواب نہ دے گا۔ تو عدالت اپنی دانست کے مطابق اس سے نتیجہ اخذ کرے گی۔

46 **جھوٹی شہادت؛۔** ا اس قانون یا دیگر کسی قانون میں متضاد چیز کی موجودگی سے اس قانون کے تحت جرم کا فیصلہ سناتے وقت عدالت کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ انکوائری یا ٹرائل کے دوران سرزد ہونے والے کسی بھی جرم کی تفتیش لے سکتی ہے۔ کسی بھی گواہ بشمول کیس ماہر گواہ جس نے جھوٹی شہادت دی ہو اس نے یہ عدالت میں دی ہو یا دیگر کسی شخص کے ذریعے زیر دفعات 176 تا 182، 191 تا 192 یا 211 تا 212 یا A225 ت پ یا دیگر کسی بھی نافذ العمل قانون کے تحت جو کہ جھوٹی شہادت دینے سے متعلقہ ہو اسکا سمری ٹرائل کرے اس کو بمطابق قانون سزا دے۔

۲ ذیلی دفعہ ا کے تحت ٹرائل کرتے وقت ض۔ف کے شق نمبر 22 کا طریقہ کار اپنائے گی۔

۳ ذیلی دفعہ ا کے تحت کاروائی عدالت از خود یا کسی بھی وقت فیصلہ کے بعد اگر اس پر کوئی اپیل ہوئی ہو۔ اس کے فیصلے کے بعد یا استغاثہ یا ملزم جسکا ٹرائل ہوا ہے اس کی درخواست پر تین دنوں کے اندر اندر۔

47 **استغاثہ کی واپسی؛۔** پراسیکیوٹر جنرل شہادت کی کمی کی وجہ سے اور انصاف کے وسیع تر مفاد میں عدالت کی اجازت سے استغاثہ واپس لے سکتا ہے یا اس میں کچھ حصہ واپس لے سکتا ہے اس واپسی کے وقت۔

ا اگر وہ فرد جرم عائد ہونے سے پہلے ہے تو ملزم بری ہو جائے گا۔

ب اگر یہ فرد جرم عائد ہونے کے بعد کا کی جائے گا تو ملزم ان سے بری ہو جائے گا۔

48 **گواہان کی حفاظت؛۔** ڈائریکٹر جنرل یا عدالت گواہان اور انکے اہل خانہ کی حفاظت کیلئے مناسب انتظامات کرے گی۔

49 **سزامیں کمی؛۔** جب کسی بھی تفتیش ک شروع ہونے کے بعد کسی مقدمہ یا دوران ٹرائل، یا دوران اپیل ملزم حاصل شدہ رقم واپس کرنے پر آمادہ ہوجائے حالات وواقعات کو دیکھنے کے بعد۔عدالت فیصلہ سناتے وقت اس کو بھی مد نظر رکھ کر فیصلہ کرسکتی ہے۔

حصہ پنجم

متفرق

50 **قواعد بنانے کا اختیار؛۔** اس قانون کے مقاصد حاصل کرنے کیلئے حکومت کسی بھی وقت سرکاری محکمہ میں نوٹیفیکیشن جاری کرسکتا ہے قواعد کا۔

51 **ضوابط بنانے کا اختیار؛۔** سرکاری محکمہ میں اشاعت کے ذریعے حکومت اس قانون کی روشنی میں ضوابط بنا سکتی ہے۔جو کہ قانون سے متضاد نہ ہوں۔

52 **اختیار کی منتقلی؛۔** ڈائریکٹر جنرل اپنے اختیارات کسی بھی وقت کسی بھی افسر کو تفویض کرسکتا ہے۔

53 **استثنیٰ؛۔** اس قانون پر عملدرآمد کے دوران کسی بھی قواعد وضوابط پر عمل کرتے ہوئے نیک نیتی سے کئے کسی بھی کام پر جو کہ حکومت، کمشنرز، ڈائریکٹر جنرل یا دیگر کسی ممبر نے کیا ہو،افسران یا سٹاف یا دیگر جو بھی شخص اس قانون کے تحت کام کررہا ہو کے خلاف کوئی بھی دعویداری نہیں ہوسکے گی۔

تفصیل؛ نیک نیتی کا مطلب دفعہ 52 ت،پ کے مطابق ہوگا۔

54 **کمشنرز افسران اور ملازمیں سرکاری ملازمیں ہوں گے؛۔** ہر کمشنر، افسران اور ماتحت عملہ اس کمشن کا بشمول ڈائریکٹر جنرل اور ڈائریکٹرز دفعہ 21 ت،پ کے تحت سرکاری ملازمیں تصور ہوں گے۔ اور ان پر 161 تا 169 ت،پ کا اطلاق ہوگا۔

55 **مشکلات کا حل؛۔** اگر اس قانون کی کسی شق کو مکمل کرنے میں کوئی بھی مشکل آڑے گی کمشن کوئی بھی حکم جاری کر سکتا ہے۔ جو کہ اس قانون سے متضاد نہ ہوگا جو کہ مشکل کو حل کرنے کیلئے ہوگا ایک سال کے اندر اندر۔

56 **تشریح کے وقت دوسرے قوانین کے ساتھ مطابقت۔** ایک کوشش کی جائے گی کہ اس قانون اور وفاقی قانون کو اکھٹا ہی پڑھا جائے مگر اختلاف کی صورت میں وفاقی قانون کو بالادستی حاصل ہوگی۔

57 **منسوخی و بچاؤ؛۔** ۱ مغربی پاکستان انسداد بدعنوانی ایکٹ 1961 (Wp.ord.xxq 1961) منسوخ کیا جاتا ہے۔

۲ اس ذیلی دفعہ 1 کے تحت منسوخی کے باوجود اسی آرڈنیں کے تحت ہونے پر کام، ایپلیکیشن، بقایا داری یا جرمانہ جو پیدا ہوئی ہو انکوائری یا تفتیش جو شروع ہوئی ہو وہ جاری رہے گی اور قانونی طور پر شروع، جاری اس قانون کے تحت رہیں گیں۔ اور جنرل کالزز ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت چلائے جائیں گی اور آرٹیکل 264 آئین پاکستان اکے تحت ہوں گی۔

۳ اس قانون کے نافذ العمل ہونے کے بعد۔

i وہ تمام کیس جو کہ انسداد احتساب منسوخ شدہ آرڈیننس کے تحت اور

ii تمام ملازمیں جو کہ انسداد بدعنوانی انتظامیہ کے اور

iii تمام اثاثہ جات، بقایا جات، بشمول فرنیچر کے فکچر اور مشینری او گاڑیاں، ذیلی دفعہ 4 کے علاوہ،

۴ دیگر تمام افسران اور ممبران جو کہ انسداد بدعنوانی انتظامیہ میں واپس اپنے اپنے محکموں میں جائیں گے۔

جدول

عدالت کی جانب سے سزائیں جرائم کیلئے

دفعہ (2)24 ملاحظہ ہو۔

نمبر شمار	جرم	سزا
1	جب کوئی شخص کسی سوال کا جواب نہ دے یا کمشن کو معلومات فراہم کرنے سے انکار کرے	قید سخت جو کہ پانچ سال تک کی ہو سکتی ہے۔
2	جھوٹی گمراہ کن شہادت بوقت انکوائری یا تفتیش دینا جب کہ ایک جرم کے لئے کمشن کر رہا ہو۔ یا اس کی جانب سے دیگر کوئی ایجنسی کر رہی ہو۔	
	ا) جب مستغیث دے، گواہ دے یا ملزم دے یا انکوائری افسر دے۔	قید سخت جو کہ پانچ سال تک کی ہو سکتی ہے۔
	ب) کمشن کا تفتیشی یا اسکی جانب سے مقرر کردہ ایجنسی	قید سخت جو کہ 10 سال تک کی ہو سکتی ہے
3	اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال اور اس کے ذریعہ جرم سرزد کرنا بشمول ان دفعات کے تحت 161 تا 165-A تعزیرات پاکستان	قید سخت جو کہ 10 سال تک ہو سکتی ہے۔

بذریعہ حکم جناب سپیکر

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخواہ